فضائل قرآن

محمد رمضان یوسف سلفی

قرآن حکیم اللہ رب العزت کا مقدس کلام ہے کہ جس کا ہر لفظ وحی الٰہی ہے۔ جو بھی اس پر عمل پیرا ہوا دنیا و آخرت میں رفعت و بلندی کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہوا۔ نبی علیہ السلام کا فرمان مبارک بھی ہے۔ کہ ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ اخرین ۔ بے شک اللہ اس کتاب کے ساتھ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو ذلیل کرتا ہے (مسلم ۲/۲۸۷)

کتاب الٰہی کے احکامات پر عمل کرنا ہر مومن پر لازم ہے اور اس کتاب مبارک کا پڑھنا، پڑھانا، سننا اور سنانا برکت اور نجات کا باعث ہے۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ۔ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔ (بخاری ۵/۳۹)

اس واضح فرمان کے باوجود اس دور میں ہم دنیاوی تعلیم کیلئے تو بڑی کوشش و جستجو کرتے ہیں لیکن قرآن کی تعلیم کو معمولی سمجھ کر اس طرف کچھ توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر زیادہ توجہ دینا چاہئے۔ آج ہم جسے معمولی سمجھ کر اس سے بے اعتنائی کر رہے ہیں اس کی قدر و منزلت آخرت میں ہوگی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا قیامت کے روز اس کے والدین کو دو تاج پہنائے جائیں گے۔ جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ (ابوداؤد ۱/ ۵۸۸)

اس دور میں ہم دنیاوی تعلیم کیلئے تو بڑی کوشش و جستجو کرتے ہیں لیکن قرآن کی تعلیم کو معمولی سمجھ کر اس طرف کچھ توجہ نہیں دیتے ۔ حالانکہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر زیادہ توجہ دینا چاہئے ۔ آج ہم جسے معمولی سمجھ کر اس سے بے اعتنائی کر رہے ہیں اس کی قدر و منزلت آخرت میں ہوگی

ایک اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے خاندان کے دس شخصوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۵۸)

سبحان اللہ کیا شان ہے حافظ قرآن کی۔ ایک حدیث میں حافظ قرآن کا مقام بیان کرتے ہوئے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن والے سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھ جیسے دنیا میں عمدگی سے پڑھتا تھا تیرا مقام اس جگہ پر ہے جس آیت پر تو قرات کو ختم کرے۔ (ابوداؤد ۱/۵۹۲) بعض بڑی عمر کے بزرگ اور نوجوان دوست قرآن پڑھنا نہیں جانتے۔ اگر پڑھنا سیکھتے ہیں تو زبان اٹکتی ہے ان کو اپنی کوشش جاری رکھنا چاہئے کیونکہ ان کیلئے دوہرا ثواب ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے کہ قرآن کا مشاق (یعنی حافظ وغیرہ) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اس لئے دوگنا ثواب ہے۔ مسلم (جلد۲ ص ۲۷۸)

قرآن حکیم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنا چاہئے فرمان مصطفیٰ ہے کہ بلاشبہ دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول زنگ دور کرنے کا آلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔ مشکوٰۃ (۲/ ۲۵۸)

ایک روایت میں نبی علیہ السلام فرماتے

ہیں کہ اقرءوا القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔ (صحیح مسلم مترجم ۲/۲۸۲)

یہ بات کتنی المناک اور باعث شرم ہے کہ ہم فلمی اخبارات، رومانی ناول اور ڈائجسٹ وغیرہ پڑھنے سے تو ذرا بے زار نہیں ہوتے لیکن قرآن کی تلاوت سے ہمیں بیزاری سی ہونے لگتی ہے۔ جبکہ اس کے ایک ایک لفظ پر نیکی ملتی ہے جیسا کہ فرمان نبوی ہے جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف کی قرات کی اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا (الم) ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک) حرف، لام (دوسرا) حرف اور میم (تیسرا) حرف ہے۔ (ترمذی، دارمی) ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اسقدر انعام سے فائدہ اٹھائیں۔ حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھنے کے شوق نے جس کو مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھا میں اس کو اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والے کو دیتا ہوں (ترمذی)

یہ تو تھے مختصرا قرآن حکیم کے فضائل اب چند ایک سورتوں کے فضائل پیش کئے دیتے ہیں کہ جن کی فضیلت و بزرگی نبی ﷺ نے خود فرمائی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے:

سورہ فاتحہ کی فضیلت:

اسکے متعلق اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ اور نبی علیہ السلام اس مبارک سورت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ سورت قرآن میں سب سے عظمت والی ہے (بخاری)

یعنی یہ پورے قرآن کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔ جو احکامات قرآن میں تفصیلاً مذکور ہیں ان سب کا ذکر اجمالاً اس سورۃ میں موجود ہے۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں اس جیسی سورۃ نازل نہیں ہوئی ہے (ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ یکا یک انہوں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھا اور یہ کہا کہ آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اتنے میں ایک فرشتہ آیا اور آنحضرت ﷺ سے کہنے لگا آپ سورہ فاتحہ اور آمن الرسول سے سورت کے آخر تک ان آیتوں کے نازل ہونے کی خوشخبری سنانے آیا ہوں کہ یہ آیتیں دو ایسے نور ہیں کہ آپ سے پہلے کسی پر نازل نہیں ہوئے (تفسیر ستاری سورہ فاتحہ ۹۳)

اس سورۃ کو شفاء بھی کہا گیا ہے جیسا کہ فرمان نبوی ہے کہ فی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء سورۃ فاتحہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے خاندان کے دس شخصوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی

حضرت علیؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ خیر الدواء القرآن یعنی بہترین دوا قرآن ہے (ابن ماجہ ۳/۱۹۴)

اور سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ عوذنی رسول اللہ ﷺ بفاتحۃ الکتاب تفلا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ (تفسیر ستاری سورہ فاتحہ ۸۵) ثابت ہوا کہ بیماری میں اس سے دم کرنا مسنون طریقہ ہے۔

سورہ بقرہ کی فضیلت:

اس مبارک سورت کی فضیلت میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اقرءوا سورۃ البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ

سورہ بقرہ کو پڑھا کرو اس کا لینا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت اور اہل باطل اس کی طاقت نہیں رکھتے (مسلم ۲/۲۸۲)

ایک اور روایات میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر عن البیت الذی یقرا فیہ سورۃ البقرہ

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔ (رواہ مسلم)

ایک اور فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ جس شخص نے کسی رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھا تو وہ اس کی حفاظت کیلئے کافی ہوگی یعنی امن الرسول سے آخر تک (مسلم ۲/۲۸۳)

آیۃ الکرسی کی فضیلت:

اس آیت مبارکہ کی احادیث سے بڑی فضیلت ثابت ہے۔ جو ہر نماز کے بعد اسے پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت ہی کی رکاوٹ ہے۔ (طبرانی)

ایک روایت میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، بحوالہ تفسیر ابن کثیر ۳۴۹/۱)

ایک حدیث میں ہے کہ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ ایک تو آیت الکرسی اور دوسری الم. اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم مسند احمد بحوالہ تفسیر ابن کثیر ۳۵۰/۱)

آل عمران کی فضیلت:

نبی علیہ السلام کا فرمان ذیشان ہے کہ قرآن پڑھو قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا۔ اور دو روشن سورتوں کو ضرور پڑھا کرو جو سورہ بقرہ اور آل عمران ہیں۔ بے شک یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کیلئے بادل بن کر یا سایہ بن کر آئیں گی، یا پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح جو صف بن کر اڑتے ہیں اس طرح سے آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی کہ اسے بخش دے۔ (مسلم ۲۸۲/۲)

سورہ کہف کی فضیلت:

اس مبارک سورت کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف کو جمعہ کے دن تلاوت کیا اس کو دوسرے جمعہ تک چمکتا ہوا نور نصیب ہوگا۔ (مطلب یہ کہ اگلے جمعہ تک اس کو نور ایمان میں تازگی رہے گی) (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

مسند احمد میں ہے کہ ایک صحابی نے اس سورہ کہف کی تلاوت شروع کی، ان کے گھر ایک جانور بندھا ہوا تھا اس نے اچھلنا بدکنا شروع کردیا۔ جب اس نے غور سے دیکھا تو انہیں سائبان کی طرح ایک بادل نظر آیا جس نے ان پر سایہ کر رکھا تھا۔ انہوں نے آنحضرت سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اے فلاں پڑھے جا اس لئے کہ یہ تسکین ہے جو قرآن کی قرات کے وقت اترتی ہے۔ (مسلم ۲۷۶/۲)

ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من الدجال

جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات حفظ کیں وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم ۲۸۴/۲)

سورہ یٰسین:

فرمان نبوی ہے کہ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے۔ جس شخص نے سورہ یٰسین کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس قرآن تلاوت کرنے کے برابر (ثواب) عطا فرمائے گا۔ (مشکوۃ مترجم ۲۵۲/۲)

ایک روایت میں ہے کہ قلب القرآن یسین لا یقرءھا رجل یرید اللہ والآخرۃ الا غفرلہ

سورہ یسین قرآن کا دل ہے جو اللہ اور آخرت کیلئے پڑھے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔ (نسائی)

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو ہمیشہ ہر رات کو سورہ یاسین پڑھتا رہا اور اس عادت پر عمل کرتے ہوئے مر گیا مات شہیدا تو وہ شہید ہو کر مرا (طبرانی)

اور روایت ہے کہ جو سورہ یاسین کو دن کے اول حصہ میں پڑھ لے گا تو اس کی حاجت پوری ہوگی (دارمی)

سورہ واقعہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

سورہ رحمن:

نبی علیہ السلام نے فرمایا: لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن

ہر چیز کیلئے زیب و زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سورہ رحمٰن ہے (مشکوۃ ۲۶۱/۲)

سورہ حشر:

اس کے بارہ میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص نے صبح کے وقت تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم کے کلمات کہے اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں۔ اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں۔ وہ شام تک اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن فوت ہوا تو اس کی موت شہادت کی ہے۔ اور جو یہ کلمات شام کے وقت پڑھے اس کیلئے بھی ایسا ہی درجہ ہے (رواہ ترمذی و دارمی)

سورہ ملک کی فضیلت:

اس مبارک سورت کو سوتے وقت ضرور پڑھنا چاہیے اس میں کچھ زیادہ وقت نہیں لگتا زیادہ سے زیادہ تین یا چار منٹ میں آرام سے اس کی

تلاوت ہوجاتی ہے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب تک الم تنزیل اور تبارک الذی (سورتیں) تلاوت نہ کرتے سوتے نہیں تھے۔(مشکوۃ ۲/۲۵۴)

مسند احمد میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا قران کریم میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ میں بھی ہے (تفسیر ابن کثیر ۵/۳۹۶)

چنانچہ اس سورت کی تلاوت کو روزانہ کا معمول بنالینا چاہئے۔ بلکہ اسے حفظ کرلیا جائے تو بڑا اچھا ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری دلی تمنا ہے کہ یہ سورت میری امت میں سے ہر ایک کے دل میں رہے۔ (یعنی سورہ ملک) (ایضا ۳۹۷)

سورہ اخلاص:

یہ سورت بھی احباب کو یاد ہوگی۔ دیکھنے اور پڑھنے میں تو یہ بڑی چھوٹی سی لگتی ہے لیکن مقام و مرتبہ میں بہت بلند ہے کیونکہ اسمیں اللہ رب العزت کی وحدانیت اورصفات کو بڑے مفصل اور جامع مگر مختصر الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قران پڑھتا ہوں۔ تو آپ نے قل ھو اللہ احد پڑھی، یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔ (بخاری بحوالہ مسلم مترجم ۲/۲۸۵) یعنی اس سورت کی تلاوت کا ثواب دس پارے تلاوت کرنے کے برابر ہے۔ سبحان اللہ

سورہ کافرون:

اس کے متعلق نبی علیہ السلام فرماتے ہیں یا ایھا الکفرون تعدل ربع القرآن۔ سورہ کافرون قرآن کے چوتھے حصے کے برابر ہے۔ (مشکوۃ ۲/۲۵۴)

اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام بستر پر لیٹ کر اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت حارث بن جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں سونے کے وقت اسے پڑھ لیا کروں، تو آپ نے فرمایا جب تو رات کو اپنے بستر پر جائے تو سورہ قل یاایھا الکفرون پڑھ لیا کر اس میں شرک سے برات و بیزاری ہے۔ (یعنی یہ آدمی کو شرک سے بچائے گی) (تفسیر ابن کثیر ۵/۶۰۷)

اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی علیہ السلام صبح کی دو سنتوں میں سورہ کافرون اور اخلاص پڑھا کرتے تھے (ایضا ۶۰۶)

سورہ زلزال:

اس مبارک سورت کی فضیلت میں آپ نے فرمایا کہ اذا زلزلت تعدل نصف القرآن۔

سورہ زلزال کا ثواب نصف قرآن کے برابر ہے۔ ترمذی مشکوۃ ۲/۲۵۴)۔

معوذتین:

ان کے متعلق نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان جیسی سورتیں (یعنی سورہ فلق اور سورہ والناس) کسی پناہ پکڑنے والے کیلئے اور نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ۵/۱۶۹)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو معوذات (سورہ اخلاص، فلق اور نسا) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے۔ اور جب کبھی آپ بیمار ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ تینوں سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مار کر آپ جسم پر پھیروں (بخاری ۵/۴۶۷، اور ۳۳)

اور روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن خبیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک تاریک اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کریں کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، حضرت خبیب کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو تلاش کرلیا آپ نے ارشاد فرمایا کہو! میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہو میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا، پھر آپ نے تیسری مرتبہ کہا کہ کہو! میں نے عرض کیا، کیا کہوں؟ اپ نے فرمایا ہر صبح وشام تین مرتبہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس (یہ تینوں سورتیں) پڑھو تو ہر مصیبت اور پریشانی سے بچنے کیلئے کافی ہیں۔ (رواہ ترمذی)۔

— اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن مجید سے محبت کی توفیق فرمائے کہ ہم سب اس قرآن کریم کا احترام کرتے ہوئے اس کی تلاوت کریں اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس پر عمل کرکے اپنی دنیا وآخرت سنواریں۔ آمین یارب العالمین

یہ بات کتنی المناک اور باعث شرم ہے کہ ہم فلمی اخبارات، رومانی ناول اور ڈائجسٹ وغیرہ پڑھنے سے تو ذرا بے زار نہیں ہوتے لیکن قرآن کی تلاوت سے ہمیں بیزاری سی ہونے لگتی ہے۔ جبکہ اس کے ایک ایک لفظ پر نیکی ملتی ہے